رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دنیا کی نصرت کے لیے آگ آسمان پہ شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب وقت گیا خزاں آ ہے میں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر اور کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۶ | ۲۱ جون ۱۹۱۹ء | شنبہ | ۲۱- رمضان المبارک ۱۳۳۷ھ | نمبر ۹۷

مدینۃ المسیح

تاریخ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ایک مقدمہ میں شہادت دینے کے لئے معہ چند اصحاب گوردا سپور تشریف لیگئے تھے۔ اور اسی دن رات کو واپس آ گئے۔

موسم سخت گرم ہے۔ ایام زیر رپورٹ میں ایک نہایت خفیف سا بارش کا چھینٹا پڑا۔

عید قریب آ رہی ہے۔ احباب کو ابھی سے صدقۃ الفطر کی طرف توجہ فرمانی چاہیے تاکہ عید کے موقعہ پر یہاں رہنے والے یتامیٰ مساکین اور بیوگان کے اخراجات آسانی مہیا کئے جاسکیں

اخبار احمدیہ

جناب قاضی عبد اللہ صاحب کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور

میرے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدک اللہ تعالیٰ بنصرہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حقیقۃ الرؤیا کا اثر مطبوعہ رسالہ حقیقۃ الرؤیا جس میں حضور کی تقاریر ۱۹۱۷ء کے سالانہ جلسہ کی ہیں گو بہت دیر سے موصول ہوا۔ مگر پڑھنے سے دل شاداب ہو گیا۔ لفظ لفظ تازگی بخش تھا۔ روح کو نہایت اعلیٰ روحانی غذا ملی۔ سینہ نور سے بھر گیا اور ایک خاص طاقت اور سرور نے مزید قربانی کے واسطے تیار کیا۔ اسوقت میرے سامنے کوئی مشکل سے مشکل امر ایسا نہیں جو مجھے اس محبت کی راہ میں ڈالنے سے سد راہ ہو۔ حضور کے معارف نے مجھ پر بجلی کا سا اثر کیا۔

جناب قاضی عبد اللہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

۱۶- جون کو جناب مفتی محمد صادق صاحب کا جو تار موصول ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جناب قاضی صاحب کی صحت پہلے کی نسبت بہت اچھی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب دعاؤں میں مصروف رہیں کہ خدا تعالیٰ کامل صحت بخشے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا کا اثر

حال ہی میں ایک

زبردست نشان حضور کی قبولیت دعا کا ظاہر ہوا ہے - برادر ...... کو مسلم احمدی کی رہائی کے ظاہر کوئی آثار نہیں تھے - اس کے مقابلہ میں بعض اور ہندوستانیوں کی رہائی کی بزبان گورنر جیل زیادہ امید ہو سکتی تھی - اور گورنر خصوصیت سے ...... کی رہائی کی کسی صورت سفارش نہیں کر سکتا تھا - بوم سکرٹری صاحب سے بھی یہ امید نہیں ہو سکتی - جو ہیشہ نامنظور ہو رہیں مگر الہی ہمہ کہ فضل خدا کے فضل سے حسب کی جاذب حضور کی دعائیں ہو ہیں ایسے سامان معجزہ کے طور پر پیدا ہو گئے کہ تو مسلم موصوف نے رہائی پا لیا - مگر دوسرے جن کی رہائی کی امید ہو سکتی تھی - ابھی تک جیل کی چار دیواری کے اندر ہیں -

تبلیغی ٹریکٹ

ایک چھوٹا سا ٹریکٹ فی الحال دس ہزار کی تعداد میں چھپنے کے واسطے بھیجا ہے - اس موسم میں بتوفیقہ تعالیٰ پھر کر تبلیغ کرنے کا ارادہ کر رہا ہوں - رات کو استخارہ کیا تھا - اٹھنے سے قبل ناگاہ یہ الفاظ زبان پر بلکے رنگ میں جاری ہوئے - ترا سب فتحوا دخاب کل حق جبار عنید

خاکسار حضور کے واسطے دعا کرتا ہے اور نہایت الحاح سے التجا کرتا ہے کہ حضور میرے لئے دعا کریں والسلام

حضور کا غلام خاکسار قاضی عبد اللہ عفی عنہ

ولایت میں تبلیغ

اسلام کی صداقت اس کی پاک تعلیم میں ہے - جس کے قائل اب تحقیقات اہل یورپ بھی ہو رہے ہیں - لیکچر ہال اسٹار اسٹریٹ لنڈن میں قاضی عبد اللہ صاحب کا لیکچر اس ہفتہ کا سن کر ایک معزز صاحب اور ان کی لیڈی نے جو آگے بھی قاضی صاحب سے ہائیڈ پارک میں گفتگو کر چکے تھے سامعین کے روبرو صاف اقرار کیا کہ یہ سب مدلل اور درست ہے ہمیں اس کے ساتھ اتفاق ہے - ایک معزز لیڈی بنام مس بالی سوتھ حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر

مشرف باسلام ہوئی اسلامی نام مریم رکھا گیا - اور اس کی درخواست بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح بھیج دیگئی ہے -

خادم دین - ایم - ایس - عباسی مبر ۴ - اسٹار اسٹریٹ لنڈن ڈبلیو ٹو - ۱۲ مئی ۱۹۱۹ء

مالابار کا تازہ خط

حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا کی برکت سے تین اور غیر مبایعین سے گفتگو ہوئی - جن پر خدا کے فضل سے حق کھل گیا اور انھوں نے بیعت کا خط بحضور سیدنا و مرشدنا خلیفہ ثانی لکھدیا ہے - ان کے نام یہ ہیں -

(۱) ای محمد کنجی صاحب (۲) جی محمد صاحب (۳) سی کے کنجی احمد صاحب - اطلاعاً عرض ہے -

درخواست دعا

برادرم اصغر علی خانصاحب فیروز پوری اپنے بھائی جعفر علی خانصاحب کے لئے جو فیلڈ سروس میں ہیں درخواست دعا کرتے ہیں - اور میاں نور الدین صاحب منبر دار تہال - اور منشی محمد دین صاحب کا لڑکا محمد احمد اور ڈاکٹر فضل الدین صاحب کے والد بیمار ہیں - احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں -

نماز جنازہ

میاں احمد دین صاحب زرگر کی چھوٹی لڑکی - مستری محمد موسیٰ صاحب کا چھوٹا لڑکا - اہلیہ میاں اللہ دین صاحب ساکن ...... کی چھوٹی لڑکی - مولوی محمد حسین صاحب بی - اے سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس سہارنپور کا لڑکا فوت ہو گئے ہیں - انا للہ و انا الیہ راجعون احباب جنازہ غائب پڑھیں -

اعلان نکاح

۱۴ - جون کو قبل از خطبہ جمعہ ضیاء الدین احمد صاحب متعلم بی - اے کلاس مہندرا کالج پٹیالہ خلف جناب شیخ قطب الدین احمد صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ پٹیالہ کے نکاح کا اعلان جناب ابو نیاز علی صاحب سب انسپکٹر مدارس سکنہ گوجرانوالہ کی صاحبزادی نفیس بیگم سے ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح

ایدہ اللہ بنصرہ کی زبان مبارک سے ہوا - اللہ تعالیٰ برکت کرے -

خدمات جنگ کیلئے آمادگی

برادرم فیاض علی صاحب احمدی کپورتھلہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو معہ اپنے تین بیٹوں کے جن میں سے دو ایف اے تک اور ایک انٹرنس تک تعلیمیافتہ ہیں - حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے ماتحت فوجی خدمت کیلئے پیش کرتے ہیں -

(۲) برادرم محمد علی صاحب احمدی پٹواری حلقہ گدڑ دیوان ریاست پٹیالہ حضرت کی خدمت میں لکھتے ہیں - کہ میرا لڑکا شبیر حسین جو کہ تعلیم الاسلام میں تعلیم پاتا ہے - جس خدمت کے قابل حضور اسکو پائیں اس کے لئے پیش کرتا ہوں -

(۳) مستری موسیٰ صاحب لاہور سے حضرت کی خدمت میں تحریر کرتے ہیں - کہ وہ اپنا تمام کارخانہ گورنمنٹ کی خدمت میں جنگی ضروریات کے لئے پیش کرتے ہیں - اور جتنا عرصہ گورنمنٹ کام لیگی وہ دیگر پرائیوٹ کام بالکل نہیں کرینگے -

کارخانہ میں علاوہ دیگر مستریوں کے ان کے دو بیٹے بھی کام کرتے ہیں - والسلام

فتح محمد سیال -

حضرت خلیفہ ثانی کا ایک خط

مکرمی پیر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ

آپ کا خط ملا - الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیاب فرمایا - اب اصل کامیابی یہ ہے کہ آپ جرأت اور دور اندیشی سے اور بغیر اس کے کہ آپ کے مذہبی فرائض میں تفرقہ آ جاوے ان خدمات کو انجام دیں جو اس عہدہ کے ذریعہ سے آپ کے ذمہ لگ گئی ہیں بعض لوگ ممبری کے بعد ان لوگوں کے حقوق کی پرواہ نہیں کرتے - جن کی خدمت کا ارادہ کر کے وہ پہلے کھڑے ہوتے تھے - اور بہت سے لوگ دنیاوی عزت کے حصول سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۱ جون ۱۹۱۹ء سنہ ۶

تم نے مسیح موعودؑ کو چھوڑا ہم نے تمہیں چھوڑ دیا

الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں پیغام صلح کے ایک اقتباس کی بناء پر ہم نے "حضرت مسیح موعودؑ کے نشانات کو باسی نہ کرو" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا۔ جس میں بتایا تھا کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اپنی جماعت کے لوگوں پر یہ فرض قرار دیتے ہیں کہ وہ ان تمام نشانات کو جو حضور کو دیئے گئے ہیں دنیا میں پیش کریں اور ان کو باسی نہ ہونے دیں۔ مگر خواجہ صاحب اور غیر مبایعین کے دوسرے اکابر جنکا دعویٰ ہے کہ ہم ہی حضرت مسیح موعود کے حقیقی پیرو اور آپ کی اصلی تعلیم پر چلنے والے ہیں۔ اس فرض کو پس پشت ڈالے ہوئے ہیں۔ اور نہ صرف یہی۔ بلکہ حضور کے نشانات کو سم قاتل ٹھہرا رہے ہیں۔ اسکے جواب میں ۱۲ مئی کے پیغام نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا خلاصہ اسی کے الفاظ میں یہ ہے :-

"کیا الفضل کو معلوم نہیں کہ وہی خواجہ صاحب جن پر آج اسے سو قسم کے شکوے ہیں۔ کبھی اسکے کالموں کے ہیرو تھے۔ کیا الفضل اپنی پرانی فائل تلاش کرنے کی زحمت گوارا کر کے دیکھ کر نہ بتلائے گا کہ کبھی یہی خواجہ صاحب اسکے نزدیک ولایت میں مسلمانوں کو حلقہ بگوش اسلام کر کے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے تھے۔"

گویا ہمارے اس مضمون کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ چونکہ الفضل کسی وقت خواجہ صاحب کے کام کی تعریف کر چکا ہے۔ اسلئے اب وہ ان پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کر سکتا۔ اور ان کی روش پر نکتہ چینی کرنے کا حق نہیں رکھتا عجیب بات ہے۔ کہ ہماری طرف سے خواجہ صاحب اور ان کے مشن کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے جب کبھی واقعات اور دلائل کی بناء پر کچھ لکھا گیا ہے۔ جب ہی ہمارے سامنے یہی بات پیش کی گئی ہے۔ چنانچہ "احمدیہ مشن اور ووکنگ مشن کی کوششوں کے نتائج" کے عنوان سے حال ہی میں ہم نے جو مضمون لکھا تھا۔ اور جس میں ثابت کیا تھا کہ خواجہ صاحب کا یہ کہنا کہ ولایت میں احمدیت کا ذکر سم قاتل ہے بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ کیونکہ دو سال کے عرصہ میں جن لوگوں کے بخیال خود مسلمان ہونے کا انہوں نے اعلان کیا۔ ان کی تعداد بیس سے زیادہ نہیں ہے۔ لیکن ہمارے مبلغین کے ذریعہ اسی عرصہ میں ستر کے قریب احمدی ہو گئے ہیں۔ اس کے جواب میں بھی یہی لکھا گیا ہے کہ "حضرت خواجہ صاحب جن کی کسی وقت اپنے کالموں میں اس (الفضل) نے تعریف و توصیف کرنا ضروری سمجھا تھا۔ اور ان کی تبلیغی کوششوں کا متعدد مرتبہ اعتراف بھی کیا تھا۔ آج انہیں عیب گوئی اور ان کی انہی مساعی جمیلہ کو نہایت برے رنگ میں پیش کرنا اس نے اپنا فرض ٹھہرا رکھا ہے۔"

اس کے متعلق ہمیں کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ہم نے خواجہ صاحب کی تعریف کی۔ تو وہ "کبھی" اور "کسی وقت" کی۔ جبکہ ان کی اسوقت کی حالت کے تحت تھی۔ لیکن "آج" چونکہ ہمارے نزدیک ان کی وہ حالت نہیں رہی۔ جو "کسی وقت" تھی۔ اسلئے ہمارا حق ہے کہ ان سے ان کی موجودہ حالت کے مطابق سلوک کریں اس سے ہمیں یہ کہہ کر ہرگز باز نہیں رکھا جا سکتا کہ تم نے "کسی وقت" ان کی تعریف کر چکے ہو۔ ہاں اگر یہ ثابت کر دیا جائے گا کہ ایک وقت جس انسان کی تعریف کی جائے وہ باوجود اپنی حالت کو بدل دینے کے تعریف کرنے والے کے نزدیک ہمیشہ تعریف کا ہی مستحق رہتا ہے تو ایک بات ہے۔ لیکن واقعات تو ظاہر کرتے ہیں کہ کوئی عام انسان نہیں۔ کوئی نبی نہیں۔ بلکہ خود خدا تعالیٰ ایک وقت میں ایک انسان کی تعریف کرتا ہے لیکن دوسرے وقت میں جب وہ اپنی حالت بدل لیتا ہے تو اسی کی مذمت کی جاتی ہے۔ اسکے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات میں ہی اس کی نظیر موجود ہے۔ آپنے میر عباس علی شاہ لدھیانوی کی اسوقت جبکہ وہ اپنے سینہ میں ایمان سے معمور دل رکھتا تھا۔ اور جبکہ وہ صداقت کی راہ میں فدا شدہ تھا۔ تعریف کی۔ حتٰے کہ اسکے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو یہ الہام ہوا کہ اصلها ثابت وفرعها فی السماء۔ مگر جب اس کے دل میں زیغ پیدا ہو گیا۔ اور اس نے اس رستہ کو چھوڑ دیا۔ جو حق تھا اور خدا کے مسیح کو مسیح ٹھہرایا۔ تو آپنے اسی میر عباس علی کے متعلق لکھا کہ :-

"میر صاحب اپنی کسی پوشیدہ خامی اور نقص کی وجہ سے آزمائش میں پڑ گئے۔ اور پھر اس ابتلا کے اثر سے جوش ارادت کے عوض میں قبض پیدا ہوئی اور پھر قبض سے خشکی اور اجنبیت اور اجنبیت سے ترک ادب اور ترک ادب سے ختم علی القلب اور ختم علی القلب سے جہری عداوت اور ارادہ تحقیر و استخفاف و توہین پیدا ہو گیا۔ عبرت کی جگہ ہے۔ کہ کہاں سے کہاں پہونچے۔ کیا کسی کے وہم یا خیال میں تھا کہ میر عباس علی کا یہ حال ہو گا۔"

اور مذکورہ بالا الہام کے متعلق لکھا کہ :-

"یہ الہام اس زمانہ کا ہے کہ جب میر صاحب میں ثابت قدمی موجود تھی۔ زبردست طاقت اخلاص کی پائی جاتی تھی۔ اور اپنے دل میں وہ بھی یہی خیال رکھتے تھے۔ کہ میں ایسا ہی ثابت رہوں گا۔ سو خدا تعالیٰ نے ان کی اسوقت کی حالت موجودہ کی خبر دے دی۔"

(آسمانی فیصلہ)

اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ جو انسانوں کی اگلی پچھلی سب حالتوں کو جانتا ہے۔ ایک وقت جس انسان

کو قابل تعریف قرار دیتا ہے - لیکن دوسرے وقت وہی انسان جب اپنی حالت کو بدل لیتا ہے - تو مورد ملامت ہو جاتا ہے - پس جبکہ ایک ایسا انسان جسکی ایک وقت کی حالت کے مطابق خدا کے کلام میں تعریف آ چکی ہو - دوسرے وقت میں قابل نفرت اور لائق ملامت ہو جاتا ہے تو پھر الفضل کے پرانے فائلوں میں کبھی اور کسی وقت خواجہ صاحب کی جو تعریف کی گئی ہے - وہ اب جبکہ الفضل کے نزدیک ان کی حالت میں بہت بڑا تغیر واقعہ ہو چکا ہے انکے کسی کام نہیں آسکتی اسلیئے بار بار ان کا خواجہ صاحب کی بریت کے لئے بار بار اسے پیش کرنا بالکل لغو اور فضول ہے -

باقی رہا یہ کہ خواجہ صاحب پر حضرت مسیح موعود کے نشانات کو پاسی کرنے کا الزام اس لئے عاید نہیں ہو سکتا کہ "دو بنگال کی دلجوئی کے متعلق جو حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی تھی اسکو خواجہ صاحب نے دنیا میں شائع کیا" اور وہ صحیفہ آصفیہ کے مصنف ہیں - اسکے متعلق گذارش ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ خواجہ صاحب نے صحیفہ آصفیہ شائع نہیں کیا - کیا اور ضرور کیا - اور اس میں حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ اور رسول اللہ کی حیثیت سے پیش کر کے آپ کے نہ ماننے کے باعث جو دنیا میں عذاب آ رہے ہیں - ان کا ذکر کیا ہے - پھر ہم کب کہتے ہیں کہ خواجہ صاحب نے "بنگال کی دلجوئی" والا ٹریکٹ شائع نہیں کیا - یقیناً شائع کیا - اور ہم جو ان کی تعریف کرتے تھے - تو اس کی وجہ خواجہ صاحب کی اسی قسم کی کوششیں تھیں - لیکن افسوس اب خواجہ صاحب وہ خواجہ صاحب نہیں رہے - جنہوں نے صحیفہ آصفیہ میں حضرت مسیح موعود کو خدا کا نبی پیش کیا تھا اور جنہوں نے بنگال کی پیشگوئی کو آپ کی صداقت کی علامت قرار دے کر لوگوں کو احمدیت کے قبول کرنے کی دعوت دی تھی - کیونکہ اگر وہی ہوتے تو یقیناً ان عظیم الشان پیشگوئیوں پر بھی رسالہ لکھتے جو صرف حیدر آباد یا خطہ بنگال تک ہی محدود نہ تھیں بلکہ ان کا دائرہ اثر تمام دنیا پر محیط تھا - اور جو خاص طور پر یورپ کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں - کیا پیغام صلح بتا سکتا ہے - کہ اس عالمگیر جنگ کے متعلق جس نے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق تمام دنیا کو عموماً اور یورپ کو خصوصاً ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک ہلا دیا - خواجہ صاحب کے قلم کو باوجود یورپ میں رہنے کے ذرا بھی جنبش ہوئی - پھر کیا زار روس کے متعلق حضرت مسیح موعود کی جو پیشگوئی ایسے رنگ میں پوری ہوئی - کہ اشد ترین مخالف بھی اسکے خلاف کوئی معقول بات پیش نہ کر سکے - اسی پر خواجہ صاحب نے باوجود ایک ماہوار رسالہ کا ایڈیٹر ہونے کے ایک لفظ تک لکھا - اگر نہیں - اور واقعہ میں نہیں - تو کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ اب بھی خواجہ صاحب کو حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ویسا ہی یقین اور اعتقاد ہے جیسا کہ "صحیفہ آصفیہ" اور "بنگال کی دلجوئی" لکھنے کے وقت تھا - اور کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے نشانات کو پاسی کرنے کے الزام کے نیچے نہیں ہیں - اسوقت تک ولایت میں خواجہ صاحب کو اپنا مشن قائم کئے ہوئے کئی سال گذر چکے ہیں کیا پیغام صلح بتائے گا - کہ اس عرصہ میں ایک ماہوار رسالہ کا ایڈیٹر اور لیکچرار ہونے کے باوجود انہوں نے حضرت مسیح موعود کی صداقت کے کسقدر نشانات دنیا کے سامنے پیش کئے ہیں - ہمیں پیغام کی اس بیچارگی سے خاص ہمدردی ہے - جو اسے اسی سوال کا جواب دینے کی کوشش کرتے ہوئے ہوئی - کہ کسی پیشگوئی کا پتہ بتانے کی بجائے صرف نقطے ڈالکر رہ گیا - چنانچہ لکھا کہ :-

"کیا ولایت میں خواجہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی .. .. .. کو ایک وسیع پیمانے پر شائع نہیں کیا"

اس عبارت میں خالی جگہ چھوڑ کر نقطے ڈال دینے سے جہاں عبارت بالکل بے معنی ہو گئی ہے وہاں اس بات کا بھی ثبوت مل رہا ہے - کہ اس سوال کا جواب دینا اس کیلئے آسان نہیں ہے - اور خواجہ صاحب نے ولایت میں حضرت مسیح موعود کے نشانات کو باوجود ہر قسم کی آسانی اور سامان رکھنے کے بھی آج تک پیش نہیں کیا - اس صورت میں ہمارا حق ہے کہ ہم انہیں حضرت مسیح موعود کے نشانات کو پاسی کرنے کے قصوروار قرار دیں - اور انہیں اسی نظر سے دیکھیں - جس کے وہ اسوقت مستحق ہیں - اسپر یہ شکوہ کرنا کہ پہلے کی طرح کیوں انکی ہم تعریف نہیں کرتے - بالکل فضول ہے - ہم پہلے اسی لئے تعریف کرتے تھے - کہ وہ حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور آپ کی صداقت کو پیش کرتے تھے - لیکن اب چونکہ انہوں نے اس کو بالکل چھوڑ دیا ہے - اسلیئے ہم نے بھی انہیں چھوڑ دیا ہے ✢

احمدیہ یتیم خانہ

تھوڑا ہی عرصہ ہوا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں احمدی یتیم بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا انتظام کرنے کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کو خصوصاً اور تمام جماعت کو عموماً توجہ دلائی تھی اور ارشاد فرمایا تھا کہ :-

"میں نے حکم دیا ہے کہ تمام یتیموں کی فہرست بنائی جائے خواہ وہ قادیان کے ہوں یا باہر سے آئے ہوئے ہوں - جب وہ فہرست تیار ہو جائیگی تو انکے اخراجات کو جماعت پر پھیلایا جائیگا اور بہت حد تک ان کی پرورش کا فرض قادیان کی مرکزی جماعت پر ہو گا"

اب ایڈیٹر صاحب فاروق نے اپنے اخبار میں بحیثیت افسر احمدیہ یتیم خانہ جو اپیل شائع کی ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ یتامیٰ کی فہرست تیار ہو کر انکی تعلیم و تربیت شروع ہو گئی ہے - جسکے لئے اخراجات کی ضرورت ہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبے اور معزز فاروق کی مفصل اپیل کے بعد ضرورت نہیں کہ یتامیٰ کی پرورش اور نگہداشت کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق کچھ لکھا جائے اسلیئے ہم اس مقصد کے لئے جن اخراجات کی ضرورت ہے انکے فوری طور پر پورا کرنے کی طرف احباب کرام کو توجہ دلاتے ہیں امید ہے کہ ذی استطاعت اصحاب رمضان کے مبارک مہینہ میں یتامیٰ کا خاص خیال رکھتے ہوئے معاصر فاروق کی اپیل کا اطمینان بخش جواب دینگے - اور ناظر صاحب بیت المال کے پاس عید سے پہلے

خطبہ جمعہ

دعاؤں کے دن

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ
فرمودہ ۶۔جون ۱۹۱۹ء

فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیہ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون تلاوت فرما کر کہا

دعائیں رات کو کام کرنے والے تیر ہیں

دعا ایک ایسا حربہ اسلام نے مسلمانوں کو دیا ہے کہ اس کے آگے کوئی قوم و مذہب نہیں ٹھہر سکتا۔ وجہ یہ ہے کہ ہر ایک بات کا توڑ ہو سکتا ہے۔ مگر دعا کا توڑ نہیں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ کے ہمسایہ میں ایک مالدار شخص رہتا تھا جس کو بادشاہ کے دربار میں بڑا رسوخ حاصل تھا۔ اس کے ہاں شب و روز گانا بجانا اور شراب نوشی ہوتی رہتی تھی جس سے ہمسایوں کو نہ دن آرام تھا نہ رات۔ جب ہمسایوں کی یہ تکلیف ان بزرگ نے دیکھی۔ تو وہ اس امیر کے پاس گئے اور کہا کہ ہر مذہب و ملت کا شخص اپنے ہمسایوں کے آرام کا خیال رکھتا ہے۔ تم تو مسلمان ہو تمھیں بہت زیادہ ان کے آرام کا خیال چاہیئے۔ اس کے جواب میں اس شخص نے کہا میں کیا کروں اگر انکو تکلیف ہوتی ہے۔ تو ہوا کرے میں مختار ہوں جس طرح چاہوں کروں۔ کیونکہ یہ میرا گھر ہے انھوں نے اسے بہت سمجھایا۔ مگر جب وہ نہ ہی سمجھا تو کہا کہ اگر تم اسی طرح تکلیف دیتے رہو گے۔ تو وہ لوگ تمہارا مقابلہ کریں گے۔ اس نے کہا وہ میرا کیا مقابلہ کریں گے۔ میں بادشاہ کا مقرب ہوں۔ شاہی فوج کا ایک دستہ اپنے مکان کی حفاظت کے لیے بلوا لونگا۔ پھر دیکھونگا کہ یہ لوگ میرا کیا بگاڑ لیتے ہیں وہ بزرگ اس کے جواب پر مسکرائے۔ اور کہا کہ ان کا مقابلہ ان ظاہری سامانوں سے نہیں ہوگا۔ بلکہ ان کا مقابلہ "سہام اللیل" سے ہوگا۔ یعنی وہ تیر جو رات کو چلائے جاتے ہیں۔ (یہ عربی زبان کا محاورہ ہے۔ کہ دعا کو عربی میں سہام اللیل سے تعبیر کرتے ہیں۔ کیونکہ اندھیرے میں کی ہوئی دعائیں اس صفائی سے نشانہ پر پہنچتی ہیں کہ دن میں چلنے والے تیر بھی انکا مقابلہ نہیں کر سکتے) ان بزرگ کے اس کہنے کا اس شخص پر ایسا اثر ہوا کہ وہ کانپ گیا۔ اور اس نے نہایت لجاجت سے کہا کہ نہ صرف یہ کہ میں رات کو ہی ان افعال سے باز رہونگا بلکہ میں آپ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اور اب سارنگی مزامیر سے باز رہونگا۔

تو یہ "سہام اللیل" ایسا حربہ ہیں۔ کہ کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں فرعون کی حالت دیکھیے۔ حضرت موسیٰ اس سے بات کرتے ہیں۔ مگر وہ کہتا ہے تم ہمارے غلام۔ اور تم ہماری روٹیوں کے پروردہ ہو تم ہمارے سامنے کیا بولتے ہو۔ موسیٰ اس کو سمجھاتے ہیں۔ کہ خدا کا خوف کرو اور اس پر ایمان لاؤ۔ لیکن وہ کہتا ہے کون خدا ہے۔ میرے سوا کوئی خدا ہی نہیں۔ حضرت موسیٰ کہتے ہیں۔ اچھا اور نہیں تو میری قوم کو ہی میرے ساتھ بھیجدو۔ وہ کہتا ہے۔ ہم تمھیں قید میں ڈالیں گے۔ اور تمھارے مردوں سے اینٹیں پتھوائیں گے اور ان سے ایندھن جمع کرائیں گے۔ چنانچہ جو کہتا ہے۔ وہ کرتا ہے۔ لیکن جب اس کے ظلم سے حضرت موسیٰ کے دل میں درد پیدا ہوا تو نہ فرعون رہا نہ اس کا خدائی کا دعوےٰ رہا نہ وہ سلطنت رہی نہ وہ جلال و جبروت رہا۔ اور حضرت موسیٰ کے سہام اللیل نے وہ کام کیا کہ وہ ان کے مقابلہ میں عاجز ہو کر پکار اٹھا۔

امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل وانا من المسلمین

میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں۔ مگر وہی جسپر بنو اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمین میں سے ہوں۔ لیکن یہ ایمان اس وقت لایا جبکہ اس کے ایمان لانے کا وقت گذر چکا تھا۔ اسکی توبہ قبول نہ ہو سکتی تھی۔

اسی طرح رسول کریم کے زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ دشمن آپ کو بیحد دکھ دیتا ہے۔ ایذائیں پہنچاتا ہے۔ مگر آپ کی دعا کے مقابلہ میں کوئی آکر کھڑا نہیں ہوتا۔ ایک دفعہ آپ کو مکہ میں بہت دکھ دیا گیا۔ مگر بیچ میں سے ہی ایک نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بد دعا دیں گے۔ پھر آپ کے پاس آیا اور آکر کہا کہ بد دعا نہ کرنا کیونکہ آخر یہ تیرے رشتہ دار ہی ہیں۔ تو وہ سب کچھ کہتے تھے۔ لیکن آپکی دعا کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔

دعا کے اثرات

یہ وہ ہتھیار ہے جو گو سب کو ملا۔ مگر اسلام کو نمایاں طور پر ملا ہے۔ میں نے دعا کے متعلق ایک گذشتہ رمضان میں خطبہ کہے تھے جن میں میں نے خدا کے فضل سے وہ اصول و قواعد بتائے تھے کہ ان پر عمل کرنے سے دعا قبول ہو سکتی ہے۔ علاوہ ان اصول کے انہی کے ماتحت اور بہت سی شاخیں ہیں جن پر عمل کرنے سے دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہو سکتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جماعت نے ان سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ جماعت نے تو فائدہ اٹھانا ہی تھا دوسروں نے بھی فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ ایک صاحب جو ولایت میں مقیم ہیں اور اب دل سے مسلمان ہو چکا ہے (خطوط آنے رہتے

ہیں۔ وہ ملک سیاسی وجہ سے قید ہو گیا تھا۔ حال ہی میں اس نے لکھا ہے کہ میں اپنی رہائی کے لئے باقاعدہ ان اصول کو پڑھ کر دعا مانگتا رہا ہوں۔ اور باوجود اس کے کہ دوسروں کی نسبت میرے حالات زیادہ مایوس کن تھے مگر میں آزاد ہو گیا ہوں۔ اور دوسرے ابھی تک آزاد نہیں ہوئے۔ پھر وہ لکھتا ہے کہ میں نے اپنے انگریز دوست کو بھی وہ رسالہ پڑھنے کو دیا ہے اور اس کو کہا ہے کہ تم اس کے مطابق دعا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد دیدے گا۔ یہ خطبات جمعہ جن میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کے قبول ہونے کے اصول بیان فرماتے ہیں دوسری بار رسالہ کی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور ماسٹر احمد حسین صاحب تاجر کتب قادیان۔ اور یہاں کے دوسرے کتب فروشوں سے مل سکتے ہیں (ایڈیٹر)

پس دعا ایک بڑا حربہ ہے۔ اس کے ذریعہ ناممکن باتیں ممکن ہو جاتی ہیں۔ ایک دفعہ ایک دوست نے خط لکھا۔ اور التجا سے لکھا کہ آپ میرے رشتہ کے متعلق دعا کریں۔ میں نے بہت کوشش کی ہے۔ مگر کامیابی نہیں ہوتی۔ بعض جگہ فیصلہ ہو ہو کر جواب مل گیا۔ ان کا تعلق حضرت صاحب سے بھی تھا اور مجھ سے بھی۔ بعض خاص اوقات ہوتے ہیں۔ میں نے دعا کی اور مجھے علم ہو گیا کہ یہ دعا قبول ہو گئی ہے۔ اور میں نے ان کو لکھ دیا۔ وہ بڑی عمر کے تھے۔ اور صحت بھی اچھی نہیں رہتی تھی۔ انہوں نے مجھے لکھا کہ خدا نے دعا کی قبولیت کا عجیب رنگ میں نمونہ دکھایا کہ ایک ایسی جگہ رشتہ ہو گیا ہے۔ جہاں گمان بھی نہیں تھا۔ اور ایسے گھر میں ہوا جو ان سے زیادہ آسودہ حال تھا۔ اور اس طرح ہوا کہ لڑکی والے نے خود بلا کر کہا کہ میں اپنی لڑکی آپ کے نکاح میں دیتا ہوں۔

تو جہاں کوئی سامان نظر نہیں آتے۔ وہاں دعا کام دیتی ہے۔ مگر اس بات کو وہی سمجھ سکتے ہیں جنہوں نے اس کی چاشنی چکھی ہے۔ دراصل دعا ڈائنا سیٹ سے زیادہ موثر اور سب سے زیادہ کام کرنے والی ہے۔ ڈائنا سیٹ چند پتھروں کو اکھاڑ کر پھینک سکتا ہے۔ لیکن دعا ساری دنیا کو ادھر سے ادھر کر دے سکتی ہے دیکھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہی تھی۔ جس نے سلطنتوں اور طاقتوں کو تہ وبالا کر ڈالا۔ ہر ایک طاقت جو آپ کے مقابلہ کے لئے کھڑی ہوئی گرا دی گئی۔ اسی طرح دعا ترقی کے بڑے سے بڑے منار پر پہنچا سکتی ہے۔ اور وہ کام کرتی ہے۔ جو خیال میں بھی نہیں آ سکتے۔

رمضان کی دعاؤں کی اہمیت و فضیلت

میں نے دعا کی طرف اپنی جماعت کو بہت دفعہ توجہ دلائی ہے اور اب پھر دلاتا ہوں۔ کیونکہ یہ رمضان کا مہینہ ہے۔ اور یہ وہ مہینہ ہے جس کے ذکر کے دوران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان

کہ اس مہینہ میں دعائیں بالخصوص قبول کی جاتی ہیں۔ اور دعائیں خدا تعالیٰ سے مدد کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ پس چونکہ دعا وہ چیز ہے۔ جو مشکلات سے بچاتی ہے۔ اور رمضان کی دعائیں خصوصاً مقبول ہوتی ہیں۔ اس لئے میں خاص طور پر اپنی جماعت کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں رمضان میں دعاؤں کے زیادہ قبول ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ انسان اپنے اندر بعض خدائی صفات پیدا کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے کھانا چھوڑ دیتا ہے۔ پینا چھوڑ دیتا ہے۔ اور خدا ہی کے لئے راتوں کو جاگتا ہے۔ چونکہ دوسرے ایام کی نسبت رمضان کی راتوں میں زیادہ جاگتا ہے۔ اس لئے نماز کا بھی اس میں زیادہ موقعہ ملتا ہے۔ اور پھر اس مہینہ میں خصوصیت ہے اس لئے وہ الٰہی فضل جو جماعت سے تعلق رکھتے ہیں رمضان میں نازل ہوتے ہیں۔

رمضان کی مثال دربار عام سے دی جا سکتی ہے پہلے بادشاہوں میں قاعدہ ہوتا تھا کہ ان کے عاملوں اور گورنروں کے ستائے ہوئے لوگ جب بادشاہ کے حضور فریاد کرنا چاہتے تھے تو کاغذ کے کپڑے پہن کر جاتے تھے۔ اس وقت بادشاہ خواہ کسی حالت میں ہوتا ان سے ملتا تھا۔ اور کوئی وہاں اس کو نہیں روک سکتا تھا۔ پھر ایک دربار عام ہوتا تھا۔ جس میں ہر ایک شخص جا سکتا تھا۔ تو رمضان کی مثال دربار عام کی ہے۔ اگرچہ خدا کا دربار تو ہمیشہ ہی عام ہوتا ہے خواہ کوئی ہو اس کو ہر وقت دربار میں بار مل سکتا ہے۔ مگر رمضان کے دن خصوصیت رکھتے ہیں۔ اس لئے ان ایام میں آپ لوگ اپنے لئے۔ اپنے دوستوں۔ عزیزوں۔ رشتہ داروں کے لئے اسلام وسلسلہ اور دین کی ترقی کے لئے اور فتنوں سے بچنے کے لئے خاص دعائیں کریں۔ کیونکہ تمہارے لئے سوائے خدا کے اور کوئی محافظ نہیں۔ احمدی ہونے سے والدین تک دشمن ہو جاتے ہیں۔ بعض اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں۔ کہ لوگوں کو احمدی ہونے کی وجہ سے جائدادوں سے بھی محروم ہونا پڑا ہے اور نہ صرف والدین کی جائداد سے بلکہ اپنی بنائی ہوئی جائدادوں سے بھی جو اپنے روپیہ سے انہوں نے خریدی تھیں۔ اور طرح طرح کی باتوں سے مشکلات میں ہیں کہیں جھوٹے مقدمے بنائے جاتے ہیں کہیں گھر لوٹے جاتے ہیں۔ کہیں قتل کرنے سے دریغ نہیں کیا جاتا۔ چونکہ ہماری سب مشکلات دعا کے ذریعہ ہی دور ہو سکتی ہیں اس لئے ہمیں رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر دعائیں کرنا چاہئیں۔

احمدی مستحق ہیں کہ انکی دعائیں سنی جائیں۔

آج تم سے زیادہ کوئی اس بات کا مستحق نہیں کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔ اور اسکی دعا سنی جائے۔ کیونکہ دشمنی

سنی جانے کی دو وجہیں ہوتی ہیں۔ اول احتیاج جو دوسرے کے دل میں رحم پیدا کر دیتی ہیں۔ مثلاً اگر ایک شخص جنگل میں کھانا کھا رہا ہو۔ کہ ایکدفعہ تو اس کا کوئی عزیز اسے کہے۔ کہ ذرا ذائقہ چکھنے کے لئے مجھکو کھانا دو۔ اور دوسری طرف ایک ایسا شخص جس کی بھوک سے حالت غیر ہو رہی ہو کھانا مانگے۔ تو اگر اس شخص میں کچھ بھی شرافت ہو گی تو وہ بجائے اپنے عزیز کو کھانا دینے کے اس محتاج کو دیدے گا۔ کیونکہ اس کی حالت امداد کی محتاج ہے۔ تو احتیاج بھی ایک حق رکھتی ہے اس وقت تم ہر طرح خدا کی مدد کے محتاج ہو اور تم مظلوم ہو کیونکہ تمھیں ساری دنیا مٹانا چاہتی ہے پھر تم سے زیادہ کون مستحق ہو سکتا ہے۔ کہ تمھاری مقابلہ میں اسکی سنی جائے۔ علاوہ ازیں تم اس لئے بھی مستحق ہو کہ تم نے خدا کی پکار کو سنا۔ خدا کے نبی خدا کی پکار ہوتے ہیں۔ تم نے خدا کے نبی کو قبول کر کے خدا کو قبول کیا ہے۔ اس لئے بھی تمھیں مستحق ہو کہ تمھاری سنی جائے۔ پس تم دونوں وجہوں سے استحقاق رکھتے ہو۔ بوجہ محتاج ہونے کے بھی اور بوجہ اس کے بھی کہ تم نے خدا کے نبی کی پکار کو سنا۔ اس لئے تم سب سے زیادہ مستحق ہو۔ تم اگر دعائیں کرو گے۔ تو تمھاری دعائیں قبول کی جائینگی۔ پس تم دعاؤں میں خاص طور پر لگ جاؤ اپنے لئے دعائیں کرو اور انکے لئے دعائیں کرو جو تمھارے بھائی دنیا کے مختلف حصوں میں تبلیغ میں مشغول ہیں اللہ تعالیٰ ان پر فضل کرے۔ یہ خطرناک ایام ہیں۔ فتنہ اور دکھ کے دن ہیں۔

ہم دنیا میں رہکر دنیا سے الگ ہیں

ہم آدمیوں میں نہیں بلکہ بندروں اور بچھوؤں میں رہتے ہیں۔ آج جس دنیا میں ہم ہیں وہ آدمیوں کی دنیا نہیں۔ کیونکہ اگر ہم سچ بولتے ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں۔ تم ریا کرتے ہو۔ اگر ہم اخلاص سے کوئی کام کرتے ہیں۔ وہ اس کو خود غرضی پر محمول کرتے ہیں۔ اس لئے ہم دنیا میں ہیں مگر دنیا سے علیحدہ ہیں۔ لوگوں کے اخلاق فاضلہ گر کر ان میں حیوانیت پیدا ہو گئی ہے۔ جس طرح کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کالانعام بل هم اضل۔ ہم جو اخلاق فاضلہ کے کام کرتے ہیں۔ وہ ان سے چڑتے ہیں۔ اگر ایک شخص احمدی ہو جائے۔ اور جھوٹی شہادت سے پرہیز کرے اور انکار کر دے۔ تو بجائے اس کے کہ اس بات کو سچا تسلیم کریں کہتے ہیں۔ لوجی اب یہ پرہیزگار بن گئے۔ کیا ہم جانتے نہیں فریق مخالف سے روپیہ لے لیا ہے۔ اس لئے گواہی نہیں دیتے اگر کوئی نوکر احمدی ہو کر رشوت لینی چھوڑ دے تو افسروں تک اس کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ انھیں یقین نہیں آتا کہ ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔ جو محض خدا کے خوف سے رشوت چھوڑ سکتے ہیں۔

ہماری جماعت کے ایک آدمی تھے وہ اب فوت ہو گئے ہیں۔ انھوں نے کوشش کی کہ وہ اسٹیشن ماسٹر کی حیثیت میں بٹالہ سٹیشن پر بدل دیئے جائیں انھوں نے اپنے محکمہ کے افسر کے پاس درخواست کی اور گورنمنٹ کے متعلق جو احمدی جماعت کے خیالات ہیں۔ وہ بتائے اور کچھ رسالہ وغیرہ بھی دیئے۔ اس افسر نے انھیں کہا کہ ہم تم پر بہت خوش ہیں۔ اور تمھاری جماعت کو بہت اچھا سمجھتے ہیں۔ اس لئے تم سے رعائت کرتے ہیں۔ کہ تم ہمیں تین سو روپیہ ہمارا دیدیا کرو ہم تمھیں بٹالہ کا سٹیشن ماسٹر بنا دیں گے۔ انھوں نے کہا کہ میری تنخواہ تو ساٹھ روپیہ ہے میں تین سو روپیہ ماہوار کیسے دے سکتا ہوں اس نے کہا نہیں تمھیں بہت آمدنی ہوتی ہے انھوں نے کہا میں تو ایسی آمدنی لیتا نہیں۔ کیونکہ یہ ظلم ہے۔ اس نے جواب دیا کہ افسوس ہم پھر مجبور ہیں۔ آپ کی بدلی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح ایک خانساماں تھا۔ وہ ہمیشہ گھی کی بجائے چربی ڈالا کرتا تھا۔ خدا نے اس کو ہدایت دی اور وہ احمدی ہو گیا۔ اس کے بعد اسنے چربی کی بجائے گھی۔ کہ اسی کی قیمت وصول کی جاتی تھی ڈالنا شروع کیا۔ جس پر تمام گوروں میں شور مچ گیا کہ بہت برا کھانا پڑتا ہے۔ اس نے بہت یقین دلایا کہ یہ گھی خالص ہے۔ مگر انھوں نے باور نہ کیا اور افسران بالا کے پاس اس کی شکایت کی افسر آئے اور اس سے بازپرس ہوئی اس نے کہا پہلے تو میں واقعی چربی کھلاتا تھا۔ لیکن اب جب سے میں احمدی ہوا ہوں چربی کا استعمال ترک کر دیا۔ اور گھی استعمال کرتا ہوں۔ افسر کو کہا کہ میری بات کا یقین آپ کو اس طرح آ سکتا ہے کہ میں آپ کے سامنے دونوں سالن پکاتا ہوں۔ چربی کا بھی اور گھی کا بھی۔ چنانچہ پکائے۔ چربی کے کھانے کو کھانے والوں نے پسند کیا۔ اور گھی کے کھانے کو ناپسند۔ اس پر افسر نے کہدیا کہ اب اگر تم چربی استعمال کرو تو اس میں تمھارا قصور نہیں۔ تم یہی استعمال کیا کرو۔

غرض عجیب معاملہ ہے۔ لوگ ہمارے جذبات کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہ خیال ہی نہیں کر سکتے۔ کہ آج بھی معاملات صفائی کے ساتھ ہو سکتے ہیں۔ ہمیں حضرت مسیح موعود نے اس دنیا سے نکال کر تیرہ سو برس پیچھے کے زمانہ میں پہنچا دیا ہے۔ جو ہمیں موجودہ زمانہ کی نسبت زیادہ پیارا ہے۔ کیونکہ اس میں زیادہ آرام اور زیادہ تسلی ہے۔ اس زمانہ کے لوگوں کی تو یہ حالت ہے کہ سرکاری کونسل میں ایک مسلمان ممبر تھا۔ جو اب مستعفی ہو گیا ہے۔ ایک دفعہ کونسل میں یہ سوال پیش ہوا کہ مسلمان عورت کا ہندو مرد سے اور ہندو عورت کا مسلمان سے نکاح ہو جانا چاہئے کسی نے کہا یہ تو قرآن کریم کے خلاف ہے اس نے کہا قرآن ایک تیرہ سو برس پہلے کی کتاب ہے وہ اس زمانہ کی ضروریات کو پورا نہیں کرتی۔ یہ وہ شخص ہے جو مسلمانوں کا لیڈر کہلاتا ہے۔

اور پچھلے دنوں رولٹ ایکٹ کے خلاف اظہار ناراضگی کے طور پر وہ مستعفی ہو گیا ہے۔ جو شخص خدا کے قانون کو پسند نہیں کرتا۔ وہ بندوں کے قانون کو کہاں پسند کر سکتا ہے۔

پس ہم اس جہان میں رہتے ہوئے بھی ایک اور جہان میں رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے خیالات۔ ہمارے جذبات کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ ہماری باتیں ان کے لئے گونگے کے اشاروں سے زیادہ نہیں۔ یہ مشکلات ہیں جو ہمیں درپیش ہیں ان کے علاوہ اور بہت ہیں۔ جن کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔ پس ہمیں چاہئے۔ کہ سچے دل سے دعاؤں میں مصروف ہو جائیں۔ تا خدا کے فضلوں کو جذب کر سکیں۔

امیر کا جنون

امیر امان اللہ نے اپنے وعدے کیوں توڑ کر ہندوستان پر حملہ کر کے اپنی تباہی خود کیوں مول لی ہے۔

تمام اشخاص پر واضح ہو کہ یورپ میں ایک منحوس تحریک بالشوزم کے نام سے شروع ہوئی ہے۔ اس تحریک کے دلدادہ لوگوں پر حکومت سوار ہے۔ نہ تو انہیں خدا کا خوف ہے اور نہ ہی حکام کا احترام۔ وہ مختلف ملکوں میں گشت لگا کر بیوقوف لوگوں کو اپنے بادشاہ اور مذہبی پیشواؤں کی اطاعت سے منحرف کرتے ہیں۔ ہر جگہ فتنہ و فساد کی آگ مشتعل کرتے ہیں۔ جس سے نہ مال اور نہ مستورات محفوظ ہیں۔ اور نہ کسی آدمی کی جان۔ جب تمام جگہ شورش پیدا ہو جاتی ہے۔ تو وہ قوانین کو برطرف کر دیتے ہیں۔ اور اپنے من گھڑت احکام ان کی جگہ قائم کر دیتے ہیں۔ لوگوں کے مال و اسباب پر وہ قبضہ کر لیتے ہیں۔ عورتوں کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ آدمیوں کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ وہ اس عذر پر روا رکھتے ہیں۔ کہ وہ مظلوم کیلئے امن اور مصیبت زدہ کے لئے راحت مہیا کرتے ہیں۔ آپ ہی خدا لگتی کہیں کہ یہ کس قسم کا امن و آرام ہے۔ جس میں تمام مذاہب ملیامیٹ ہو جائیں۔ اور لوگوں کے مال و جان چند شریر لوگوں کے رحم پر چھوڑ دیئے جائیں۔

انہوں نے روس کی طرح کئی ممالک میں جہاں کہیں احمق لوگوں نے ان کی تعلیم پر کان دھرا ہے بے چینی پھیلا دی ہے۔ برطانوی اور ان کے حلیف ان سے نفرت کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ملک معظم رحمدل اور طاقتور ہیں۔ اور وہ آپ کے مقابلے پر نہیں آ سکتے۔ اس وجہ سے انہوں نے بیوقوف امیر امان اللہ کو بھڑکایا ہے۔ گویا کہ سرکار کی طاقت کے مقابلہ میں اس کی کمزور قوت بھی کچھ حقیقت رکھتی ہے۔ انہیں امید ہے۔ کہ وہ تباہ ہو جائیگا۔ اور اس کی سلطنت ان کے ہاتھ لگیگی۔ انہیں یہ بھی امید ہے۔ کہ امیر ہندوستان میں اس قدر ابتری پیدا کرے گا کہ انہیں اس ملک میں اپنا جال پھیلانے کا موقعہ مل جائیگا۔

یہ امیر امان اللہ کی دیوانگی ہے کہ اس نے بالشوسٹ خیالات کے آدمیوں کی باتوں پر کان دھرا ہے۔ جو کہ اصل میں اسی کی ہلاکت کے خواہاں ہیں۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ اس وقت ہندوستان کے تمام وفادار باشندوں کا کیا فرض ہے؟ ان کو چاہئے کہ ملک معظم کے تابعدار بن جائیں اور ان لوگوں کے فرمانبردار رہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اپنا حکمران مقرر کیا ہے۔ امان اللہ کی جھوٹی باتوں کو نہ سنیں اور نہ ہی ان شریر النفس آدمیوں کی تعلیم پر التفات کریں۔ جو ان کی مادر وطن پر تباہی لانا چاہتے ہیں۔ بلکہ ان کو تمام نافرمان اشخاص کو پکڑ کر سرکار کے حوالے کرنا چاہئے۔ کیونکہ اسی طرح

فوجی بھرتی کیلئے اپیل

احمدی برادران۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ صاحبان کو معلوم ہے۔ کہ ہماری سرکار کی فوجی ضروریات بڑھ رہی ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ العزیز کو اس بات کا بہت خیال ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے سرکار انگلشیہ کی امداد کی جائے اور جہاں تک ہو سکتا ہے۔ اس کام کے لئے کوشش اور سعی فرماتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت کے ارشاد سے بہت احمدی اشخاص پلٹنوں میں بھرتی ہو چکے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ مختلف پلٹنوں میں بھرتی ہوئے ہیں۔ اور وہاں ان کو بعض تکلیفیں ہیں۔ اس لئے اب حضور کا ارادہ ہے۔ کہ احمدی جماعت کی ڈبل کمپنی بنائی جاوے جس کے دیسی افسر بھی احمدی ہی ہوں۔ لہٰذا حضرت امیر المومنین کی طرف سے مجھ کو ہدایت ہوئی ہے۔ کہ میں جناب کی خدمت میں یہ درخواست گزاروں کہ آپ اپنے علاقہ کی احمدی جماعت میں بڑے زور کے ساتھ حضرت کی طرف سے اس بات کی تحریک کریں۔ کہ احباب احمدیہ ڈبل کمپنی کے لئے رنگروٹوں میں اپنا نام درج کرائیں۔ آپ ان سب صاحبان کا جو کہ اپنا نام اس فہرست میں درج کرا دیں باقاعدہ اندراج رجسٹر کر کے حضرت کو اطلاع دیں اور فہرست میرے نام پر قادیان میں روانہ کر دیں۔ کہ اس قدر احمدی اس کام کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ آپ صاحبان اس کام کو نہایت مستعدی سے کریں۔ اور ثواب اور حضرت صاحب کی خوشنودی حاصل کریں۔ آپ جس قدر جلدی اور جس قدر زیادہ دوستوں کے نام بھجوائیں گے اسی قدر حضرت کو خوشی ہوگی۔ والسلام

فہرست بنید ولدیت عمر تعلیمی حالت آنی چاہئے جن لوگوں کی تعلیم پرائمری تک ہے۔ ان کو راشن اور وردی کے علاوہ ... روپیہ تنخواہ ... میں ملیگی ...

فہرست نومتبایعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۹ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان میں آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہجاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہو سکتے ہیں۔ ان کو شائع کر دیا جاتا ہے اور الفضل کا یہ نمبر شمار ہے۔ (ایڈیٹر)

بقیہ ماہ مارچ ۱۹۱۹ء

۴۰۹ غلام حسین صاحب ضلع گجرانوالہ
۴۱۰ اسد اللہ خانصاحب 〃 سیالکوٹ
۴۱۱ غلام قادر خانصاحب 〃 مظفرگڈھ
۴۱۲ احمدالدین صاحب 〃 گوجرانوالہ
۴۱۳ موسیٰ صاحب 〃 سیالکوٹ
۴۱۴ نتھو صاحب 〃 گورداسپور
۴۱۵ چنتا صاحب 〃 لاہور
۴۱۶ مہنگا 〃 گورداسپور
۴۱۷ عبداللہ صاحب 〃 〃
۴۱۸ احمدالدین صاحب 〃 گجرات
۴۱۹ محمد حیات صاحب 〃 گجرانوالہ
۴۲۰ اللہ دتا صاحب 〃 سیالکوٹ
۴۲۱ ظہورالدین صاحب 〃 پٹیالہ
۴۲۲ چودھری نواب خانصاحب 〃 گوجرانوالہ
۴۲۳ نواب خانصاحب ثانی 〃 〃
۴۲۴ محمد خانصاحب 〃 〃
۴۲۵ محمدالدین صاحب 〃 سیالکوٹ
۴۲۶ شریف احمد صاحب 〃 〃
۴۲۷ محمد نذیر صاحب 〃 〃
۴۲۸ حسن محمد صاحب 〃 گجرات

۴۲۹ غلام محمد صاحب ضلع گجرات
۴۳۰ اللہ دین صاحب 〃 〃
۴۳۱ محمدالدین صاحب 〃 〃
۴۳۲ محمد کبیر صاحب پٹیالہ
۴۳۳ پیراندتہ صاحب 〃 سیالکوٹ
۴۳۴ محمد حسین صاحب جموں
۴۳۵ غلام حیدر صاحب 〃 سیالکوٹ
۴۳۶ نواب صاحب 〃 سیالکوٹ
۴۳۷ عبداللہ صاحب 〃 〃
۴۳۸ غلام محمد صاحب 〃 گجرانوالہ
۴۳۹ محمدالدین صاحب 〃 سیالکوٹ
۴۴۰ نعمان صاحب 〃 جالندھر
۴۴۱ خیرالدین صاحب 〃 گورداسپور
۴۴۲ روشن الدین صاحب 〃 〃
۴۴۳ حاجی کریم بخش صاحب پٹیالہ
۴۴۴ خیرالدین صاحب 〃 گورداسپور
۴۴۵ مولابخش صاحب 〃 امرتسر
۴۴۶ محمد حسین صاحب 〃
۴۴۷ محمد ادریس صاحب پٹیالہ
۴۴۸ محمد رمضان صاحب ضلع گورداسپور
۴۴۹ علی اکبر صاحب 〃 〃
۴۵۰ محمدالدین صاحب 〃 گجرات
۴۵۱ جان محمد 〃 گورداسپور
۴۵۲ غلام محمد صاحب 〃 جہلم
۴۵۳ غلام محمد صاحب 〃 گورداسپور
۴۵۴ محمد حسین صاحب 〃
۴۵۵ غلام محمد صاحب 〃 جالندھر
۴۵۶ عمرالدین صاحب 〃 لاہور
۴۵۷ جمعدار عبدالحمید صاحب پٹیالہ
۴۵۸ محمد شریف صاحب گورداسپورہ
۴۵۹ اللہ بخش صاحب ضلع ملتان
۴۶۰ عاشق محمد صاحب 〃 〃
۴۶۱ شادی صاحب 〃 پٹیالہ
۴۶۲ غلام احمد صاحب 〃 ملتان

۴۶۳ فضل محمد صاحب ضلع ہوشیارپور
۴۶۴ نور محمد صاحب 〃 گورداسپور
۴۶۵ اللہ بخش صاحب 〃 〃
۴۶۶ چراغدین صاحب 〃 〃
۴۶۷ علی محمد صاحب 〃 〃
۴۶۸ محمد دین صاحب 〃 〃
۴۶۹ عزیبو صاحب 〃 〃
۴۷۰ الہ بخش صاحب پٹیالہ
۴۷۱ الٰہی بخش صاحب سیالکوٹ
۴۷۲ فضل الدین صاحب ضلع گورداسپور
۴۷۳ فضل دین صاحب 〃 〃
۴۷۴ دین محمد صاحب 〃 〃
۴۷۵ حافظ مہر علی صاحب 〃 〃
۴۷۶ رزاق صاحب 〃 〃
۴۷۷ سید محمد شاہ صاحب 〃 〃
۴۷۸ اللہ دتا صاحب 〃 〃
۴۷۹ گوہر صاحب 〃 〃
۴۸۰ اسمٰعیل صاحب 〃 〃
۴۸۱ غلام رسول صاحب 〃 〃
۴۸۲ عنایت اللہ صاحب 〃 گجرات
۴۸۳ فضل الدین صاحب 〃 〃
۴۸۴ برکت علی صاحب 〃 گورداسپور
۴۸۵ مہر دا صاحب 〃 گجرات
۴۸۶ فضل کریم صاحب 〃 〃
۴۸۷ کرم الٰہی صاحب 〃 گجرانوالہ
۴۸۸ پیر محمد صاحب 〃 سیالکوٹ
۴۸۹ قادر بخش صاحب 〃 لائلپور
۴۹۰ نبی بخش صاحب 〃 سیالکوٹ
۴۹۱ خیرالدین صاحب 〃 〃
۴۹۲ عنایت اللہ صاحب 〃 گورداسپور
۴۹۳ بوٹا صاحب 〃 〃
۴۹۴ روشن دین صاحب 〃 〃
۴۹۵ سعدا صاحب 〃 ملتان
۴۹۶ ریا صاحب سنگرور (باقی آئندہ)

عید کے نئے تحفے

حمایل شریف مترجم احمدی

چھپ گئی

الحمد للہ کہ عرصہ ڈیڑھ سال کی محنت شاقہ کے بعد آج یہ بشارت سنانے کے قابل ہوا ہوں۔ حنا اور جلد بندی کا انتظام شروع ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عید الفطر تک احباب تک پہنچ جائیگی۔

حمایل شریف کے متعلق دو جید او مستند علماء کی رائے

فاضل اجل حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب فرماتے ہیں :۔ ترجمہ اور نوٹ جو کہ مکرمی مولوی محمد فخر الدین صاحب نے بڑی محنت سے تیار کئے ہیں یہ کوئی معمولی چیز نہیں۔ قریباً قادیان میں جو لوگ قرآن مجید کا علم رکھنے والے اور قوم میں مسلم اہل علم ہیں آپنے اس کام میں ان سے مدد لی ہے اور ہر ایک نے بڑی فراخدلی سے اس کار خیر میں وقت کثیر صرف کیا ہے۔ چنانچہ میں نے خود بھی اس میں بہت سا کام کیا ہے اس لحاظ سے ہر رنگ میں یہ ترجمہ اور نوٹ قوم کے پوری پورے اعتماد و وثوق کے مستحق ہیں اور چونکہ مولوی فخر الدین صاحب نے قوم کی شدید ترین ضرورت کو بڑی محنت او صرف کثیر سے پورا کیا ہے لہذا قوم کو چاہیئے کہ وہ بھی ان کی حتی الوسع حوصلہ افزائی فرمائے۔ واللہ الموفق وھو لا یضیع اجر المحسنین (محمد سرور)

عالم بے بدل واقف علوم عقلی و نقلی حضرت حافظ روشن علی صاحب فرماتے ہیں :۔ میں نے اس قرآن کریم کے ترجمہ کو جو کہ حمایل مترجم کی صورت میں اخویم مکرم محمد فخر الدین صاحب ملتانی نے چھپوایا ہے ابتدا سے انتہا تک سنا ہے اس کا تمام ترجمہ سنا ہے اور حسب ضرورت مناسب موقع ترجمہ کی ترمیم کی ہے اور جو نوٹ مضامین کے لحاظ سے آیات پر دئے گئے ہیں وہ بھی میں نے لکھوائے ہیں اور بعض ضروری مقامات پر فوائد حاشیہ پر تحریر کرائے ہیں ترجمہ سنا ہے میں نے اور نوٹ اور حواشی مرتب کر کے جو محنت برادرم محمد فخر الدین صاحب نے کی ہے وہ نہایت قابل تعریف ہے اللہ تعالیٰ اس ترجمہ کو لوگوں کی ہدایت کا باعث بنائے اور اس پر محنت کرنے والے کو دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔

خاکسار روشن علی۔ ۲۸ مئی سنہ ۱۹۱۹ء

حمایل کی خصوصیات

ترجمہ باوجود تحت اللفظ ہونے کے بامحاورہ ہے جسکی نظیر پہلے کسی ترجمہ میں نہیں ملتی۔ ہر آیت کے مقابل آیات کے حوالجات حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف کے تفسیری حوالجات۔ قرآن مجید کے فہم و تفسیر صحیح کے اصول و قواعد فرمودہ حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ۔ مقطعات قرآنی کی فہرست معہ تفسیر و ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ۔ فہرست مضامین قرآنی۔ فہرست سور تہائی قرآنی بلحاظ حروف تہجی کے بھی اور بلحاظ نمبر شمار کے بھی۔ فہرست کتب مسیح موعودؑ۔ دعائے ختم قرآن مترجم۔

ہدایات خریداری کے متعلق

جن احباب کی درخواستیں یا قیمت پیشگی آچکی ہیں انکو تو فوراً اطلاع ہونے پر انشاء اللہ عید تک ہی ارسال کیجائیگی مگر جن دوستوں نے زبانی کہا ہوا ہے انکا چونکہ رجسٹر میں بوجہ تحریری درخواست نہ ہونیکے اندراج نہیں لہذا وہ احباب اشتہار ہذا کو پڑھتے ہی فوراً درخواستیں بھیجدیں۔ ورنہ عدم ترسیل میں معذور سمجھیں۔ بہتر ہو گا کہ اگر کوئی ایک احباب پانچ دس جلدیں اکٹھی منگوالیں۔ محصولڈاک وغیرہ کے مصارف میں بہت کفایت رہیگی۔ قیمت للعہ مجلد ہے۔ درجہ اول سنہرے عہ والی تیار شدہ تعداد کی درخواستیں پوری ہو چکی ہیں لہذا درجہ اول کیلئے درخواست نہ کریں۔

خطبہ عید الفطر

فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس میں سورہ والناس کی لطیف تفسیر فرماتے ہوئے گورنمنٹ کے احسانات اور حقوق سے سرتابی کی شورش انگیز عادت سے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے قیمت ڈیڑھ آنہ۔ بغرض تقسیم ایک روپیہ کے ۱۲ عدد۔

اکیلے وقت کی دعا

حضرت مسیح موعودؑ کی اصل تحریر کا عکس بھی اس خوبصورت قطعہ میں دیا گیا ہے۔

اڑی وقت کی دعا

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ ہر دو دعائیں الگ الگ خوبصورت قطعوں کی صورت میں چھپوائی گئی ہیں قیمت ہر ایک ۱؎

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

معہ دو مشہور اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ نہایت خوبصورت قطعہ ہے قیمت ۱؎ فی بیت

قاعدہ یسرنا القرآن

نہایت ضروری اور ترمیم کے ساتھ چھپ کر آگیا ہے۔ قیمت حصہ اول ۱؎ حصہ دوم ۲؎

بہت بڑی رعایت

۱۵ ماہ شوال تک اسلامی اصول کی فلاسفی قیمتی ۱۰؎ بغرض تقسیم جماعت کے خریداروں کو نصف قیمت یعنے ۵؎ پر دی جائے گی۔

درمکنون

مجموعہ اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام قیمتی عہ۔ ہر ایک احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھاویں

خاکسار

محمد فخر الدین احمدی ملتانی مہتمم احمدیہ بک ایجنسی قادیان۔

سرحدی شورش

ہوائی جہازوں کا قابل تعریف کام ہمارے ہوائی جہازوں نے شیرانی علاقہ میں مقام درازندا پر بم گرائے۔ اسی جگہ اہل قبائل درابن پر ناکام حملے کرنے کے بعد جمع ہوئے تھے۔ حملہ غیر موثر تھا۔ اور اب خبر ملی ہے کہ اب درازندہ خالی کر دیا گیا ہے۔ ایک ہوائی جہاز موسٰی خیل رکا بند اور فورٹ سنڈیمن میں گیا۔ اور ۱۱ - جون کو رپورٹوں کے ساتھ اسکی واپسی نے ژہوب میں صورت معاملات کو صاف کرنے میں مدد دی۔ علاقہ کے ایک بھاری حصہ پر ٹیلیگراف تاریں کاٹ دیگئی ہیں اس سے چوکیاں الگ تھلگ ہو گئی ہیں

پشاور کے قریب ڈاکے - پشاور کے قریب اکثر ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں۔ اکثر صورتوں میں یہ متمول ہندوؤں کے خلاف ڈالے جاتے ہیں۔ چند راتیں گذری ہیں۔ کہ دو افسران ہیرو وہ کی سمت سے موٹر کار میں آرہے تھے کہ کچگی ہی کے قریب ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے ان پر گولیاں چلائیں۔ لیکن خوش قسمتی سے ان میں کوئی بھی مجروح نہ ہوا۔ دوسری شب اس گروہ کے لئے گھات لگائی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۲ - مارے گئے اور ۱۵ مجروح ہوئے۔ اسی شب ڈاکوؤں نے پشاور میں ویٹرنری ہسپتال پر ایک ناکامیاب حملہ کیا۔

فورٹ سنڈیمن میں کمک کی آمد ۱۷ - جون کو ایک دستہ فوج میں گورکھے اور ملیشیا کے سپاہی شامل تھے اکابند سے کوچ کر کے مینا بازار کے راستے فورٹ سنڈیمن کو روانہ ہوا ۸ - جون کو مینہ رے ہیر کے قریب اہل قبائل سے مٹ بھیڑ ہوئی۔ منزل مقصود تک پہنچنے ۲۳ سپاہی کام آئے۔ فورٹ سنڈیمن کے گرد و نواح میں شیرانی وزیری مندو خیل اور کاکڑ دو ہزار کی تعداد میں جمع ہیں۔ اس گروہ نے ۱۰ - جون کی صبح کو ہمارے مورچوں کی مضبوطی کا اندازہ کرنے کیلئے حملہ کیا۔ ان کا ارادہ اسی رات اصل حملہ کرنیکا تھا محصورین نے باہر نکل کر اہل قبائل کے ۳۰ - آدمیوں کے قریب مار ڈالے۔ وزیری دل چھوڑ گئے۔ اور اب تمام گروہ شمال کی طرف روانہ ہو گیا ہے

امیر کا جواب موصول ہو گیا شملہ ۱۵ - جون۔ ہمعصر سول ملٹری گزٹ کے خاص نامہ نگار نے ۱۵ - جون کو براہ پشاور مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے:-

"امیر کا جواب کل بعد دوپہر موصول ہوا ہے یہ جواب ایک سینئر افغانی افسر ڈکہ میں ہماری لائنز میں لایا ہے۔ جو دو سپاہیوں کے ساتھ جو بطور محافظ اس کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں آیا ہے۔ اس ونثا ویز کا مضمون ابھی تک پوشیدہ ہے"

جلال آباد میں امن - شملہ ۱۴ - جون۔ ہمعصر سول ملٹری گزٹ کا نامہ نگار ایسوسی ایٹڈ پریس کے ساتھ انتظام کر کے ۱۳ - جون کو براہ پشاور مندرجہ ذیل تار روانہ کرتا ہے کہ نیا افغان برگیڈیر غلام نبی ضلع جلال آباد میں بتدریج امن و امان بحال کر رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اب اس شہر میں حالت معتدل ہے اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ لوگوں کو جو از سر نو اعتماد حاصل ہو رہا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ عنقریب صلح ہونے والی ہے۔

دشمن کوہ تخت پر شملہ ۱۵ - جون - ایک پریس کمیونیک مورخہ ۱۵ - جون مظہر ہے کہ کوئی اہم واقعہ نہیں ہوا۔ علاقہ جات ہزارہ پشاور بنوں - کوہاٹ - اور ڈیرہ جات میں بالکل حالت سکون طاری ہے۔ ژہوب میں صورت معاملات تسلی بخش ہے۔ صرف قبیلہ کھیتران کے فریقوں کے درمیان مختصر سے فسادات ہوئے ہیں۔ کوئٹہ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ کوہ تخت پر متعدد خیمے ایستادہ

ہندوستان کی خبریں

جنگی خدمات کے صلہ میں عطائے انعام اس وقت ۹۰ ہزار انعام تقسیم کئے جا رہے ہیں جن میں سے ۹ ہزار فوجی عطائے اراضی - ۶۰ ہزار اور ۱۸ ہزار "جنگی انعام" کی پنشنیں۔

پنجاب کے سول دفاتر شملہ میں پنجاب سول دفاتر شملہ میں ۲۳ - جون کو کھلینگے۔ مشتہر کیا گیا ہے کہ تمام معمولی مراسلات لاہور ہی ارسال کیجاویں۔ البتہ خفیہ خط و کتابت اور خبریں متعلقہ لیگ ۱۷ - بحال کے بعد شملہ ای۔ کے پتہ پر بھیجی جاہئیں۔

ایک رسالہ کی ضبطی - پنجاب گزٹ میں یہ اعلان شائع ہوا ہے کہ ان اختیارات کی رو سے جو انڈین پریس ایکٹ (مجریہ ۱۹۱۰ء) دفعہ ۱۲ ضمنی دفعہ (۱) کے ماتحت حاصل ہیں۔ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے رسالہ "خونی کفن" مصنفہ محمد محسن الہ آبادی مطبوعہ کشوشیہ پریس یا اسکی نقول یا اقتباسات کی تمام کاپیاں حضور ملک معظم کے نام ضبط کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔

حضور لاٹ صاحب پنجاب کی شملہ کو روانگی - ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب جمعرات کی شام کو بذریعہ ایک سپیشل ٹرین شملہ کو روانہ ہونگے جہاں آپ جمعہ کی دوپہر کو پہنچیں گے - لیڈی میکلیگن آنریبل مسٹر جے - پی - ٹامسن لفٹنٹ کرنل ای - سی - بیلی - اور مسٹر سی وی سالسبری ہز آنر کے ہمراہ تشریف لیجائینگے - روانگی اور ورود پرائیوٹ ہوگا۔

مسٹر شکل اور کونسل - مسٹر شکل نے جو گذشتہ دنوں امپیریل لیجس لیٹو کونسل کی ممبری سے مستعفی ہو گئے تھے۔ کونسل مذکور کا دوبارہ ممبر منتخب کئے جانے سے انکار کر دیا ہے۔

رنگون میں انفلوئنزا - رنگون میں انفلوئنزا پھر نمودار ہو گیا ہے۔ چنانچہ ۱۱ جون کو اس کے ۱۷ کیس ہسپتال میں بھیجے گئے اور انفلوئنزا سے ۵ - اموات

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

صدقۃ الفطر

احمدی احباب کی توجہ کے قابل

روزہ کی حکمت روزہ کی بے شمار حکمتوں میں سے ایک حکمت اور لاتعداد فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ امراء اور متوسط طبقہ کے لوگوں کو دن بھر بھوکا اور پیاسا رہنے سے خصوصاً موسم گرما میں یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہماری قوم کے غرباء کو بھوک اور پیاس اور قلت معاش کی وجہ سے کسقدر تکلیف کا سامنا رہتا ہوگا۔ خوشحال لوگ ایک مہینہ کی تکلیف سے بدحال بھائیوں کے بارہ مہینہ کی حالت کا احساس کر سکتے ہیں۔ اس احساس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ وہ اپنے مال اور دولت سے غرباء کی تکالیف دور کرنے کی طرف طبعاً مائل ہونگے۔ اور اس طرح پر اسلامی سوسائٹی کے مفلوک الحال افراد کی حالت بہتر ہو جاویگی۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مبارک مہینہ میں صدقہ و خیرات کی بہت ترغیب و تحریص دی ہے۔ اور خود آپ اس کا عملی نمونہ تھے۔ جیساکہ بخاری شریف میں لکھا ہے۔ کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اجود الناس بالخیر و کان اجود ما یکون فی رمضان۔ یعنی یوں تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ لیکن رمضان میں اور دنوں سے زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔ پس شارع علیہ السلام کا رمضان میں خصوصیت سے صدقہ و خیرات کرنا دلیل ہے اسبات کی کہ روزہ کے اغراض میں صدقہ و خیرات بھی داخل ہیں ؏

ضمیمہ اخبار الفضل قادیان دارالامان ۔ ۲۴ جون ۱۹۱۹ء

صدقۃ الفطر

اس دلیل سے بڑھ کر ایک اور دلیل صدقۃ الفطر ہے۔ جسکے نام سے ہی ظاہر ہے کہ یہ روزہ کے نتیجہ میں ہے۔ کیونکہ فطر روزہ چھوڑنے کو کہتے ہیں۔ پس صدقۃ الفطر کے یہ معنے ہوئے کہ روزہ کی ریاضت ایک ماہ تک ہم پوری کر چکے اور بھوک و پیاس وغیرہ کی مشقت ہم محض خدا کے لئے جھیل چکے۔ تو اب اسکے چھوڑنے کی اجازت ہے۔ اور بھوک پیاسے رہنے سے فراغت حاصل ہے۔ اسکے شکریہ میں ہم نے غرباء کو صدقہ دیا کہ الٰہی تو نے ہمیں بھوک سے بچایا۔ ہم صدقہ دیتے ہیں کہ تیری مخلوق کو بھوک سے بچاتے ہیں۔ پس صدقۃ الفطر کا وجود ایک زبردست دلیل ہے اس بات پر کہ روزہ میں بھوکے رہنے کا مقصد عظیم یہ ہے کہ انسان کو بھوکے بھائی کی تکلیف کا احساس ہو۔ کیونکہ جب تک انسان پر خود کوئی تکلیف وارد نہ ہو وہ کبھی کماحقہ، اس کا احساس و تصور نہیں کر سکتا۔ اس لئے صحیح احساس اور سچا تصور پیدا کر کے اس طرح غرباء کی مشکل آسان کرنے کی ترغیب دیگئی ہے۔ اس بات کا ایک قرینہ یہ بھی ہے۔ کہ صدقۃ الفطر کو رمضان کے دوران میں فرض نہیں کیا۔ بلکہ شریعت نے اسکے لئے اصل روز یکم شوال مقرر کیا ہے جسمیں لطیف اشارہ ہے۔ کہ ایک مسلم رمضان میں تیس یا انتیس دن تک روزہ رکھ کر یکم شوال کو غرباء کو صدقہ دے کر بتاتا ہے۔ کہ یہ جو میں نے بجائے سارا مہینہ بھوکا پیاسا رہ کر گذارا ہے۔ اس سے مجھے یہ فائدہ ہوا ہے۔ کہ میں نے اپنے غریب بھائیوں کی بھوک و پیاس کا اندازہ کر لیا ہے اور میں نے سمجھ لیا ہے کہ شریعت نے مجھے بھوکا رکھ کر یہ سبق دیا ہے کہ تیری قوم کے بھوکے مفلوک الحال ایسی ہی مشقت روز و شب برداشت کرتے ہیں۔ اس لئے ان کی حالت کا احساس کر کے ان کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کر۔ چونکہ میں نے روزہ کے اس مقصد کو پالیا ہے۔ اس لئے میں رمضان کے ختم ہوتے ہی یکم شوال کو اس مشن کے سرانجام دینے میں مشغول ہو گیا ہوں۔ اور اپنی بلکہ دودھ پیتے بچے کی طرف سے بھی غرباء کو کھانے کے لئے غلہ دینے کو تیار ہوں ؂

غرض شریعت کا رمضان کے ختم ہوتے ہی صدقہ مقرر کرنا صریح اشارہ ہے کہ رمضان میں بھوکے رہنے سے ایک بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تم بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ پس وہ لوگ جو روزہ پر

ضمیمہ اخبار الفضل قادیان دارالامان - ۲۱ جون ۱۹۱۹ء

اعتراض کرتے رہیں وہ بتائیں کہ کیا سوسائٹی کے تمام افراد مالی حالت میں برابر ہوا کرتے ہیں؟ اور کیا ہر خوشحال کو بدحال کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے؟ اور کیا انہیں احساس پیدا کرنا معیوب ہے۔ اور کیا اس احساس کے نتیجہ میں وہ عملی کوشش نہ کرینگے؟ اور کیا روزہ کی بھوک و پیاس ایسا احساس پیدا کرنے کے لئے کافی نہیں؟

جب ان سب باتوں کا جواب اثبات میں ہے تو پھر اسلامی روزہ پر معترض ہونا کیا معنی؟ رمضان کے بعد سب سے پہلا دن یکم شوال ہے۔ اس میں شریعت غراء نے ہر ایک انسان پر ایک صدقہ مقرر کیا ہے۔ جو عموماً غلہ کی صورت میں دیا جاتا ہے۔ جسکے یہ معنی ہیں کہ رمضان میں غرباء کی جس تکلیف کا تمہیں احساس کرایا گیا ہے۔ اب رمضان کے ختم ہوتے ہی اس احساس کے مطابق غرباء کی تکالیف کو دور کرنے کی کوشش کرو۔

صدقۃ الفطر فرض ہے

یہ صدقہ معمولی طور پر مقرر نہیں۔ بلکہ فرض ہے اور جسطرح باقی فرائض کا تارک گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے اسی طرح اس فریضہ کا تارک بھی سخت گنہگار ہے۔ بخاری و مسلم اور باقی احادیث کی صحیح کتابوں میں سینکڑوں حدیثیں اس کی فرضیت پر شاہد ناطق ہیں۔ بخاری میں لکھا ہے:۔ فرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر علے العبد والحر والذکر والانثیٰ والصغیر والکبیر من المسلمین یعنی فرض کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقۃ الفطر ہر مسلمان پر۔ آزاد ہو۔ یا غلام۔ مرد ہو عورت۔ بڑا ہو یا چھوٹا۔ اس حدیث سے صریحاً ظاہر ہوا کہ صدقۃ الفطر ہر مسلمان پر فرض ہے۔

صدقۃ الفطر کی مقدار

اب اس صدقہ کی مقدار کے متعلق احادیث کے دو مقام پیش کرتا ہوں

۱۔ فرض زکاۃ الفطر صاعاً من تمر او صاعاً من شعیر۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقۃ الفطر کی شرح ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر فرمائی۔

۲۔ عن ابی سعید الخدری یقول کنا نخرج زکاۃ الفطر صاعاً من طعام او صاعاً من شعیر او صاعاً من تمر او صاعاً من اقطٍ او صاعاً من زبیبٍ۔ یعنی ابوسعید فرماتے ہیں کہ ہم رسول کریم کے عہد سعادت مہد میں صدقۃ الفطر۔ غلہ۔ کھجور۔ پنیر۔ منقی اور جو کا ایک ایک

ضمیمہ اخبار الفضل قادیان دارالامان ۱۰-۱۲ جون ۱۹۱۹ء

صاع فی کس فرض ہے۔ یعنی اگر گھر میں پانچ آدمی ہیں تو پانچ صاع اللہ کی راہ میں دینے چاہئیں

گندم کے صدقہ میں صحابہ کا اختلاف اور اُسکی وجہ

گندم کے متعلق خود صحابہ میں اختلاف ہے۔ بعض کا یہ مذہب ہے۔ کہ اس کا نصف صاع بھی کافی ہے۔ لیکن دوسرے صحابہ اسپر قائم ہیں کہ نہیں اس کا بھی پورا صاع فرض ہے اس اختلاف کی یہ وجہ ہے کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عرب کی عام غذا جو تھی گندم بہنایت ہی کم تھے۔ جیسا ہندوستان کے غریب طبقہ میں پلاؤ ایسی غذا ہے۔ جو سال میں ایک۔ یا دو دفعہ ہی مل سکتی ہے۔ اسی طرح عرب میں گندم بمنزلہ پلاؤ کے تھی۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد مبارک میں صحابہ صدقۃ الفطر عموماً جَو یا کھجور سے دیا کرتے تھے۔ گندم کوئی نہیں دیتا تھا۔ لیکن بعد زمانہ نبوی جب فتوحات کا دروازہ کھل گیا اور ملک شام جہاں گندم عموماً پیدا ہوتی ہے۔ فتح ہو گیا۔ اور آہستہ آہستہ راستہ کی سہولتیں مہیا ہو گئیں۔ تو وہاں کی گندم عرب میں آگئی۔ اور صحابہ کے گھروں میں استعمال ہونے لگی اور اب عید الفطر کے روز بعض صحابہ نے جو بجائے جَو کے گندم کھاتے تھے۔ گندم دینی شروع کی۔ لیکن وہ جَو سے بہر حال مہنگی تھی۔ کیونکہ جَو ملک عرب میں پیدا ہوتے تھے۔ اور گندم ملک شام سے آتی تھی۔ اسپر بعض صحابہ نے قیاس کیا کہ چونکہ یہ گندم قیمت کے لحاظ سے بہ نسبت جَو کے دگنی قیمت رکھتی ہے۔ اس لئے اس کا نصف صاع برابر ہے جَو کے ایک صاع کے۔ لیکن حق یہ ہے۔ کہ یہ استدلال درست نہیں۔ کیونکہ شرع نے قیمت کو معیار ہی مقرر نہیں کیا۔ ورنہ ہندوستان میں ایک پاؤ منقیٰ کی اتنی قیمت ہے۔ جتنی گندم کے ایک صاع کی۔ تو اس استدلال کی رو سے بجائے ایک صاع کے ایک پاؤ منقیٰ دینا کافی ہو گا۔ حالانکہ اُسے کوئی تسلیم نہیں کرتا۔ اسی طرح ولایت سے ڈبوں میں بند ہو کر پنیر آیا کرتا ہے۔ جس کی ایک چھٹانک کی قیمت گندم کے ایک صاع کی قیمت سے زیادہ ہے۔ مگر کوئی فقیہ یہ جائز نہ رکھیگا کہ ولایتی پنیر صرف ایک چھٹانک ادا کرنا کافی ہے۔ اسکے علاوہ ایک اور دلیل اسبات کی کہ قیمت کوئی معیار نہیں۔ یہ بھی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جَو۔ پنیر۔ منقیٰ کھجور سب کا ایک ایک صاع مقرر کیا ہے۔ حالانکہ عقل تسلیم نہیں کرتی۔ کہ ملک عرب میں

ضمیمہ اخبار الفضل قادیان دارالامان ۔ ۲۱ جون ۱۹۱۵ء

ان چار چیزوں کا ایک ہی نرخ ہو۔ پس جب باوجود ان اشیاء کے کم و بیش نرخ ہونے کے برابر برابر وزن مقرر کیا ہے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ قیمت کا معیار مدنظر نہیں لیکن اگر قیمت ہی کو بطور تنزل معیار مان لیا جاوے۔ تو بھی ہمیں گندم کا پورا صاع ہی صدقہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ جس طرح عرب میں گندم پیدا نہ ہونے اور ملک شام سے آنے کی وجہ سے کھجور اور جَو کی نسبت مہنگی تھی۔ اور یہ استدلال کیا گیا تھا کہ اس کا نصف صاع ہی کافی ہے۔ اسی طرح ہم استدلال کرتے ہیں کہ ہندوستان میں گندم کے بکثرت پیدا ہونے اور بہ نسبت کھجور و منقیٰ و پنیر کے سستا ہونے کی وجہ سے اس کا ایک صاع برابر ہے کھجور کے نصف صاع کے۔ پس اس کا ایک صاع ہی دینا چاہیئے۔ غرض مہنگا اور سستا ہونا شرع میں کوئی تفاوت پیدا نہیں کرتا۔ میری اس تحریر سے یہ نہ سمجھا جاوے۔ کہ نصف صاع دینے والے صحابہ کے پاس صرف یہی استدلال ہے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ بعض احادیث بھی ایسی ہیں جن سے مترشح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی گندم کے نصف صاع کی اجازت دی ہے۔ لیکن بخاری و مسلم کی حدیثیں اسی طرف گئی ہیں۔ طعام (غلہ) خواہ کوئی ہی ہو۔ ایک صاع دینا چاہیئے۔ بہر حال ہمارے لئے دونوں راہیں کھلی ہیں اگر ہم گندم کا نصف صاع دیویں تو ہمارے لئے بعض صحابہ کی سند ہے۔ اور اگر صاع دیں تو نص صریح حدیث کی اس کو درست بتاتی ہے اور احتیاط بھی اسی میں ہے کہ پورا صاع دیا جاوے ۔

صاع کی تحقیق

اب صاع کی تحقیق بیان کرتا ہوں۔ صاع ایک پیمانہ ہے جو برابر ہے چار مُد کے۔ اور مُد ایک پیمانہ ہے جو غلہ ناپنے کے کام آتا ہے یہ پیمانہ زمانہ نبوی سے اب تک مدینہ شریف میں مستعمل ہوتا ہے۔ چنانچہ یہاں قادیان میں ایک مُد ہے جس میں گندم ڈالکر پھر اُسے ترازو میں تولا ہے تو ۱۲ چھٹانک اس کا وزن نکلا ہے۔ پس جب ایک مُد میں ۱۲ چھٹانک گندم پڑی۔ تو چار مُد یعنی ایک صاع میں تین ثار ہوئی۔ اس لئے جو شخص ایک صاع دینا چاہے اُسے تین ثار گندم فی کس دینی چاہیئے۔ لیکن جو شخص زیادہ آسانی چاہتا ہے وہ نصف صاع یعنی ۱½ ثار گندم دے سکتا ہے۔ آئندہ احباب یہ حساب یاد رکھیں ۔

کس حیثیت کے آدمی پر صدقۃ الفطر فرض ہی

اس صدقہ کے متعلق یہ بھی حدیث کی شرح کرنیوالوں نے سوال اٹھایا ہے۔ کہ یہ کس حیثیت کے آدمی پر فرض ہے۔ صحیح جواب یہی ہے کہ یہ غریب و امیر سب پر فرض ہے۔ پس ایک ایسا شخص جس کے گھر میں صدقۃ الفطر دیکر اس روز کے کھانے کو باقی ہو اُسے بھی ادا کرنا چاہیئے بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک غریب کو کسی نے صدقۃ الفطر دیا۔ اس نے وہی اپنی طرف سے کسی دوسرے غریب کو دیدیا۔ غرض اس کے لئے کوئی نصاب یا حیثیت مقرر نہیں۔ یہ صدقہ ہر شخص کو اپنی طرف سے اور تمام ان لوگوں کی طرف سے ادا کرنا چاہیئے۔ جن کا گذارہ اس کے ذمہ ہے۔ مثلاً بیوی بچے۔ غریب و الدین۔ اس صدقہ کی مقدار میں کمی و بیشی نہیں۔ دودھ پیتے بچے اور تیس سالہ جوان اور اسّی سالہ بوڑھے کے لئے ایک ہی مقدار ہے۔

غلہ کے عوض میں نقدی بھی دی جا سکتی ہے

اس صدقہ کے لئے یہ ضروری نہیں کہ صرف غلہ کھجور اور پنیر ہی کی صورت میں غرباء کو دیا جاوے۔ بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ ان اشیاء کی قیمت مقرر کر کے نقدی کی صورت میں یہ صدقہ دیا جاوے۔ چنانچہ فقہا کے اُمت اور علمائے ملت اسلامیہ نے اسے جائز قرار دیا ہے لیکن ان کے فتوے کی بھی ضرورت نہیں ہمارے ہاتھ میں زمانہ نبوی کا تعامل موجود ہے چنانچہ بخاری میں لکھا ہے۔ قال معاذؓ رضی اللہ عنہ لاھل الیمن ائتونی بعرض ثیاب خمیص او لبیس فی الصدقۃ مکان الشعیر و الذرۃ اھون علیکم و خیر لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ۔ یعنی معاذ رضی اللہ عنہ نے جنھیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن کے علاقہ میں زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا وہاں جاکر لوگوں سے کہا کہ تم جَو اور مکی کے عوض چادریں اور پہننے کے کپڑے دیدو۔ کیونکہ اس میں تمہارے لئے آسانی اور مدینہ میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے غریب اصحاب ہیں اُن کے لئے بہ نسبت غلہ کے کپڑے زیادہ ضروری ہیں یہ تعامل دلیل ہے اس بات کی صدقۃ الفطر میں بھی نقدی لیجا سکتی ہے۔ پس ذیل کے نقشہ کے مطابق صدقۃ الفطر ادا کیا جاوے۔

صدقۃ الفطر کس حساب سے دیا جاوے

جو۔ کی۔ کھجور۔ منقی۔ پنیر کا گندم کے سوا ایک ایک صاع دیا جاوے (۲) گندم کا بہتر اور راجح یہی طریق ہے کہ ایک صاع دیا جاوے ورنہ نصف صاع بھی جائز ہے

(۳) اگر نقدی دینا چاہتا ہے تو اتنی دیوے جتنی کہ ایک صاع گندم کی یا نصف صاع گندم کی قیمت ہو ؛

صدقۃ الفطر کب ادا کرنا چاہیئے

انتہائی وقت نماز عید سے قبل ہے اور ابتدائی وقت رمضان کا کوئی سا دن جس شخص نے عید کے روز نماز سے پہلے منی آرڈر کر دیا گو وہ منی آرڈر یہاں عید کے بعد ملیگا۔ لیکن چونکہ اس نے نماز سے پہلے اپنی طرف سے ادا کر دیا اسلئے کوئی حرج نہیں ؛

صدقہ دینے والے کے متعلق رحمت کی دُعا

صدقہ کے متعلق خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم۔ یعنی اے نبی تو مسلمانوں کے مالوں سے صدقہ وصول کر جسکے ذریعہ تو انہیں پاک کرے اور تزکیہ بخشے اور ان کے لئے رحمت کی دُعا کر ؛

آیہ گو یہ کہتی ہیں کہ زکوٰۃ کے متعلق ہے مگر لفظ صدقہ زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر دونوں پر حاوی ہے۔ اس لئے صدقۃ الفطر وصول کرتے وقت دینے والے کے لئے رحمت کی دعا کرنی چاہیئے۔ بخاری شریف میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ابو اوفی نام ایک شخص صدقہ لایا۔ آپ نے دُعا کی اللھم صل علی آل ابی اوفی یعنی اے اللہ ابو اوفی کے اہل و عیال پر رحمت کر پس ہماری جماعت کے سکرٹری صاحبان اور محصلوں کو چاہیئے کہ جب کسی احمدی سے زکوٰۃ یا صدقۃ الفطر وصول کریں تو اسکے حق میں بھی دُعا کریں۔ مثلاً عبد اللہ نامی کوئی شخص انکے پاس صدقہ لاوے تو وصول کرتے وقت کہیں اللھم صل علی آل عبد اللہ۔ یعنی اے اللہ تو عبد اللہ کے اہل و عیال پر رحمت کر یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صدقہ تو عبد اللہ نے دیا اور دعا بیوی بچوں کے لئے کی جاتی ہے اسکا یہ جواب ہے کہ اس دعا میں بیوی بچوں کا ذکر کر کے ایک نکتہ بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان کی آمدنی کا اکثر حصہ خود

انسان کی اپنی ذات پر خرچ نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ زیادہ حصہ بیوی بچوں اور رشتہ داروں پر خرچ ہوتا ہے پس جس شخص نے صدقہ دیا۔ دوسرے لفظوں میں اُسنے بیوی بچوں کا حصہ کاٹ کر خدا کی راہ میں دیدیا۔ اور بیوی بچوں کو اس سے محروم کیا۔ پس اسلئے ضروری ہے کہ انکی بیوی بچوں کے لئے دعا کی جاوے کہ الٰہی اس نے تیرے لئے اپنے بیوی بچوں کو اس غلہ یا نقدی سے محروم کیا تو اسکے عوض اس کے بیوی بچوں کو اپنی رحمت سے مالا مال کر۔ دوسری بات اسمیں یہ ہے کہ بہت سے لوگ صدقہ و خیرات کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور قومی چندوں میں شریک ہونے کا ارادہ کرتے ہیں لیکن بیوی بچے سدراہ ہو جاتے ہیں جیسا کہ زمیندار کہا کرتے ہیں کہ جب تک غلہ کھلواڑے میں ہے اسوقت تک ہم مالک ہیں جسے چاہیں دیں۔ لیکن جب گھر میں آجاتا ہے پھر عورتیں مالک ہو جاتی ہیں۔ پس کسی شخص کا صدقہ و خیرات کرنا عموماً ایک علامت ہے کہ اسکے گھر والے اُسے خدا کی راہ میں دینے سے روکتے نہیں اور وہ بھی برضاء و رغبت اسکے ساتھ اس صدقہ میں شریک ہیں اس لئے بیوی بچوں اور اہل و عیال کے لئے رحمت کی دعا مانگنی عین تقاضائے انصاف ہے۔

احمدیوں کو شریعت کی ظاہری باتوں میں بھی غیر احمدیوں سے کم نہیں رہنا چاہیئے۔

میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوا مکرر استدعا کرتا ہوں کہ عید الفطر آنیوالی ہے کوئی احمدی بھی اس صدقہ دینے سے خالی نہ رہے۔ مسیح نے انجیل میں اپنے مریدوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب تک تم شریعت کی ظاہری باتوں میں بھی فقیہوں اور فریسیوں سے بڑھ نہ جاؤ۔ تب تک تم آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کے قابل نہیں۔ اسی طرح حق یہی ہے کہ نماز و روزہ اور شریعت کے ظاہری ارکان میں ہم لوگ اگر غیر احمدیوں سے کم رہے تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اس لئے اس دفعہ ایسی کوشش کی جاوے کہ کوئی احمدی بھی ایسا نہ ہو۔ جسکی طرف سے صدقۃ الفطر ادا نہ ہو گیا ہو۔ والسلام

مندرجہ بالا مضمون جو مکرم جناب سید محمد اسحٰق صاحب نے گذشتہ سال شائع کیا تھا۔ اب پھر احباب کی آگاہی اور فوری تعمیل کے لئے عید الفطر کے موقعہ پر شائع کیا جاتا ہے

خاکسار عبد المغنی ناظر بیت المال و محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

(ضیاء الاسلام پریس قادیان)